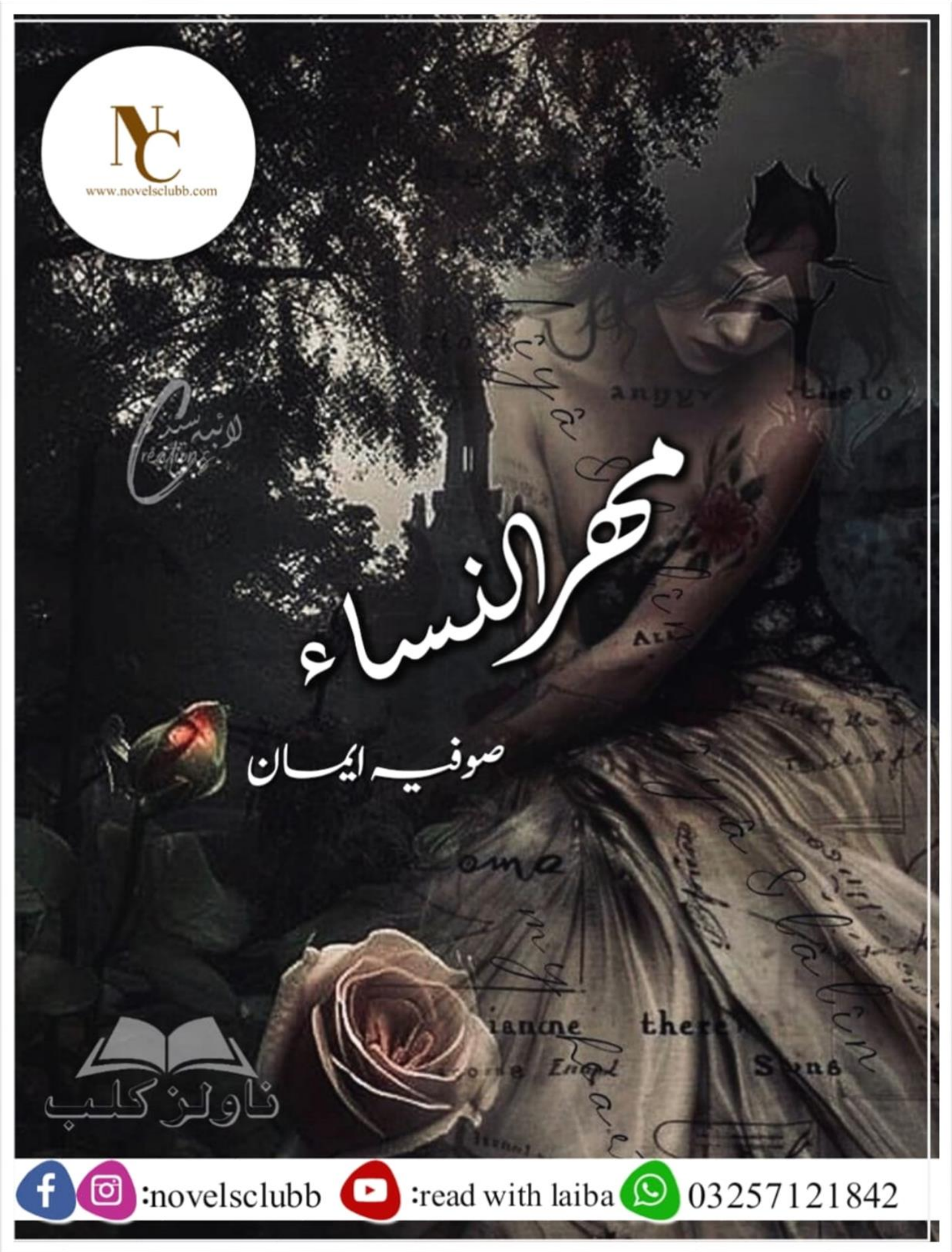
www.novelsclubb.com
مہرالنساء
صوفیہ ایمان
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

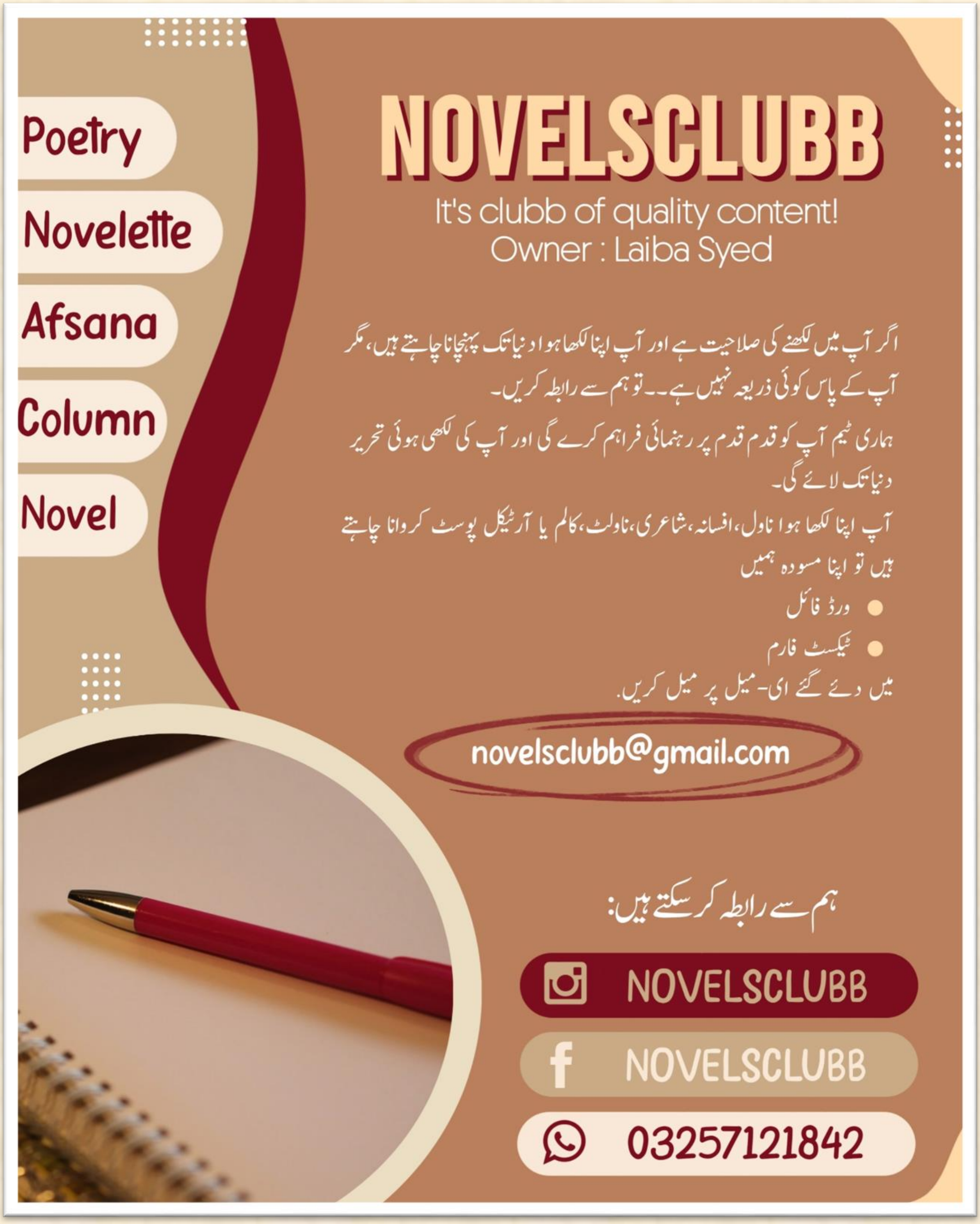
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای۔میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

مہر النساء

از قلم

صوفیہ ایمان

Clubb of Quality Content

ناول "مہرلنساء" کے تمام جملہ حق لکھاری "صوفیہ ایمان" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی

صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو

گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال

کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی

حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

دوہ جن کا ماننا ہے کہ

"ہر ذی روح جوڑے میں نہیں اتاری گئی۔ کچھ لوگ بس اپنے ہوتے ہیں، اپنے خود کے۔"

Clubb of Quality Content!

مہر النساء کی کہانی

مہر النساء، مہر النساء کی کہانی ہے۔

مہر النساء ایک عورت ہے۔ تو چلو کہہ لیتے ہیں مہر النساء ایک عورت کی کہانی ہے۔ ضروری نہیں کہ یہ کہانی کسی ایک مخصوص خطے کے مخصوص کلچر اور لوگوں کی ذہنیت کے مطابق لکھی گئی ہو۔

یہ ایک سادہ کتھا ہے، ایک عورت کی جسے کچھ اپنا ذاتی چاہئے تھا۔ ہر عورت کی طرح۔۔۔ کچھ ایسا ذاتی جو صرف اسکا ہو، جو اس پر احسان کر کے نا دیا گیا ہو، نا ہی کسی بھیک میں۔۔۔ اب چاہے وہ چھت ہو یا محبت۔

کسی بھی انفرادی ذی روح کی طرح مہر النساء نے بھی اپنے حق میں کچھ فیصلے لیے تھے، اپنے لیے، خصوص اپنی ذات کے لیے۔ امر مقصود یہ نہیں کہ وہ فیصلے غلط تھے یا سہی؟ مہر غلط تھی یا سہی؟۔۔۔ یہاں کوئی فتوی نہیں ہیں، نا دعوے یا واعظ۔۔۔ بس ایک کہانی ہے۔ مہر النساء کی کہانی۔

حصہ سوم

میڈوسا کی تنہائی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

باب نمبر ا

" مہر ووووووو"

یہاں لیکچر ختم ہوا اور یہاں وہ مہر کے کندھے سے آن لٹکی۔

وہ تیمور کی کزن تھی۔ اسٹوڈنٹ سوسائٹی کے ممبرز میں اکلوتی زنانہ ذات۔ ثمن

مہر گڑبڑائی، وہ ثمن کو پہچانتی تھی، لیکن اس سے کسی قسم کی جان پہچان نہیں تھی۔

"ہماری ہیرو مہر النساء میر۔ اب جلدی چلو سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔"

مہر اسکے بازو کی حلقے سے باہر آئی تھی۔ "میں کیوں تم لوگوں کے ساتھ باہر جاوں گی؟"

"تم کیوں نہیں جاو گی؟" مہر کو اپنے ساتھ گھسیٹتے وہ اپنے آڈے عرف ایوینٹ سوسائٹی کے آفس میں آچکے تھے۔

کچھ قبل جب ثمن نے کیفے ٹیریا میں مہر کو تیمور کے پاس سے اٹھ کر جاتے دیکھا تھا تو تب ہی سمجھ گئی تھی کہ تیمور نے کیا چالا کی دیکھانے کی کوشش کی ہے۔

مہر سے پاس نکلوا کر انھوں نے دروازہ کھولا اور اندر گھستے اے سی آن کرتے سیدھے ہوئے۔

"ویل،" مہر وہیں دروازے میں کھڑی انھیں دیکھے گئی، اُسے کچھ خاص فرق نہیں پڑتا تھا۔

ہاں البتہ ایک انجانی شرمندگی تھی، ناجانے وہ سب اس کے بارے میں کیا تصور کر رہے ہونگے، کہ تیمور نے اسے پاس کیوں دیا۔ پر خیر، خیال جھٹکتی وہ وہاں سے مڑنے لگی تھی جب تیمور تپا ہوا وہاں داخل ہوا تھا۔

"اگر تم لوگوں نے اے سی چلایا۔۔۔۔"

وہ بس چِلانے ہی والا تھا جب سامنے مہر کو دیکھ کر ایک دم اسکی زبان واپس تالو سے جا لگی۔

مہر کو ایک تفصیلی نگاہ سے دیکھتا اندر آیا، عین مہر کے سر پر آ کر سرگوشی کے انداز میں مصنوعی خفت دیکھائی۔

"میں نے پاس تمہیں اس لیے نہیں دیا تھا؟"

مہر نے جواب نہیں دیا اور فوراً چہرہ پھیر گئی۔

"اگر ڈین کو معلوم ہوا نا تو میں صاف تم سب کی ذمہ داری لینے سے مُکر جاوں گا۔" اے سی کا ریموٹ کھینچا اور اسے واپس بند کیا۔

تیمور نے کچھ فائلز اٹھائیں اور مہر کے سامنے صوفے پر دھریں۔

"اب تم یہاں ہو تو پھر ذرا کام میں بھی ہاتھ بٹاؤ۔"

سیرئسلی۔۔۔ مہر اندر تک کلسی تھی۔۔۔ وہ یہاں آئی نہیں تھی اسے یہاں لایا گیا تھا زبر دستی۔

وہ لوگ ٹرپ پلین کر رہے تھے اور مہر کو خاموش دیکھ کر اسکی جانب متوجہ ہوئے۔

آخر سب یونیورسٹی ایک ہی کام کے لیے تو آتے تھے۔۔۔ انٹرٹینمنٹ۔

"مہر تم ہمیں کوئی آئیڈیا دو۔"

مہر ٹھٹکی، نفی میں چہرہ ہلایا۔۔۔ دل ایک دم ڈوبا۔۔ ابھی وہ مہر کو بتائیں گے کہ مہر کس قدر دقیانوس ہے کس قدر بورنگ ہے۔۔۔ شِٹ اسے کچھ ناکچھ تو یاد رکھنا چاہئے تھا۔۔۔ ایک دم گلٹ ہونے لگا کہ اسے مشہور اسپاٹس کے بارے میں کیوں نہیں پتا۔

"اس دفعہ ہم میرے فیملی فارم ہاوس پر جائیں گے، بھائی کاروبار کے سلسلے میں باہر ہیں، سو کوئی روک ٹوک نہیں " تیمور نے توجہ کے تمام دھاگے اپنی جانب موڑے۔

"رائٹ، اور مہر بھی ہمارے ساتھ جائے گی۔" ثمن نے اعلان کیا۔

مہر ٹھٹکی... سب نے ایک ساتھ چہرہ موڑ کر مہر کی جانب دیکھا... مہر نے نفی میں سر ہلایا۔

ثمن پھر بولی ،

"بھئی تیمور نے چیٹنگ کی تھی اب اسکی سزا میں تم ہمارے ساتھ فارم ہاوس چلو گی۔"

مہر کو ایک پل کے لیے یا تو اپنی، یا پھر ان سب کی دماغی حالت پر شک ہوا تھا۔

"اگر تم نہیں گئیں تو یہ تیمور کی ذمہ داری ہے، سزا وہ بھگتے گا۔" ثمن نے آخر اتنی سی فضول کوشش بھی کیوں کی۔

مہر کی بلا سے وہ سزا بھگتے یا کنویں میں گرے. مہر اپنا بیگ اٹھاتی وہاں سے اٹھنے لگی۔

"آئم سوری پر مجھے کسی ٹرپ پر نہیں جانا، مجھے ایسی چیزیں پسند نہیں ہیں. ناوا یکسکیوز می " کہتی باہر نکل کر آئی۔

پیچھے سب نے ایک ساتھ تیمور کو گھورا تھا۔

"کیا تمہیں سمجھ آرہی ہے کہ تم اس وقت کسی کا خطرے میں گھرے ہو؟ "

ثمن نے تیمور کو اسکی سزا کی یاددہانی کروائی۔

" صحیح کہتی ہیں چاچی، سو شیطان مرے تھے تو تم پیدا ہوئیں تھی۔" تیمور نے ہوا میں ہی ثمن کا گلہ دبایا تھا۔

باب نمبر ۲

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ایسا کیا ہوا تھا کیسے ہوا تھا اور کیوں ہوا تھا۔

مہر النساء میر، تیمور کے فیملی فارم ہاوس کے سامنے موجود تھی۔

طلبہ کا پورا جھنڈ اندر کی جانب بھاگا تھا۔اور مہر ہونکوں کی طرح باہر کوسٹر کے سامنے کھڑی تھی۔

حتی کہ کوسٹر بھی نکل گئی۔

دو دن پہلے کا واقع اسکے دماغ میں گھوما جب اسے ایتھکس کے گروپ پروجیکٹ فارم پر نئی اپڈیٹ پڑھنے کو ملی تھی۔

جس میں ٹرپ میں شمولیت کو ضروری قرار دیا گیا تھا اور شمولیت اختیار نا کرنے کی صورت میں گروپ پروجیکٹ کے اجتمائی اسکور منفی کرنے کی وارننگ دی گئی تھی۔

بمطابق انسٹرکٹر وہ ایک سوشل ایکٹیویٹی تھی۔

وہ تو اُسے بعد میں معلوم ہوا کہ اسکے گروپ پراجیکٹ کی انسٹرکٹر تیمور پر کرش رکھتی ہیں۔

مہر کتنی ہی دیر ہکا بکا سی تیمور کی ہمت دیکھے گئی، اس نے آج تک اس قدر منحوس انسان نہیں دیکھا تھا۔

گھٹیا انسان۔ مہر نے جی بھر کر اسے گالیاں دی تھیں، اور دو دن لگاتار گالیاں دیتی دیتی وہ اب فارم ہاوس کے سامنے موجود تھی۔

Clubb of Quality Content

اوپر سے چوبیس گھنٹے کا قیام تھا۔ مہر نہیں جانتی تھی وہ ان چوبیس گھنٹوں میں کیسے وہاں سے واپس زندہ جانے والی تھی۔ ابھی بھی وقت تھا وہ واپسی کا رستہ اختیار کر سکتی تھی، ایک سیمسٹر کی جی پی اے گرنا اب اسے اتنی بڑی بات نہیں لگ رہی تھی۔

کیونکہ منہ سیدھ اندر جانا تو مہر کے لیے ناممکن تھا، اور وہ واقعتاً اپنا سوٹ کیس واپس موڑتی مڑی، قدم واپسی کے راستے پر اٹھنے ہی لگے تھے کے اسکا بریف کیس ہوا کی سی تیزی سے اچکا گیا اور وہ جو کوئی بھی تھا، سیدھ منہ چلتا مہر کا بریف کیس لیے فارم ہاوس کے داخلی دروازے کی جانب جا رہا تھا۔

وہ تیمور تھا، بلاشبہ۔۔۔ وہ اسکی پشت پہچانتی تھی۔

وہ بے یقینی سے اسکی یہ حرکت دیکھے گئی۔

اگر جو کبھی پہلی ملاقات پر اس کے دل میں اس ٹی اے نامی سوسائٹی ہیڈ کی کوئی عزت بنی بھی تھی نا تو اب وہ کچرا کچرا ہو کر کچرے کے ڈھیر پر پڑی تھی۔

صالح ابھی تک کیوں نہیں پہنچی تھی، اُس پر مہر کو الگ غصہ آرہا تھا۔ چار و ناچار مہر کے قدم بھی فارم ہاوس کے داخلی دروازے کی جانب بڑھ گئے۔

فارم ہاوس کو میل اور فیمیل اسٹوڈنٹس کے لیے دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا، سنٹرل لاونج اور سویمنگ پول سب کے لیے مشترکہ تھا۔

وہاں سب لڑکیاں پہلے ہی ٹولیوں کی شکل میں موجود تھی، نا ختم ہونے والی گوسپس اور شغل کا عروج۔

صالح کچھ دیر مہر کے ساتھ بیٹھی تھی پھر اپنے گروپ کے ساتھ نا جانے کہاں غائب ہو گئی۔۔۔ایسا نہیں ہے کہ اُس نے مہر کو ساتھ چلنے کا نہیں کہا تھا، لیکن مہر نے ہی انکار کر دیا۔

مہر کمرے میں آ گئی۔ جہاں تمام لڑکیوں کا سامان بکھرا پڑا تھا۔

تب ہی کہیں سے بھوت کی طرح نازل ہوئی ثمن مہر کے کندھے پر جھولتی اس کے کھلے بریف کیس میں جھانک رہی تھی جسے مہر نے ابھی ابھی اپنے سلیپرز نکالنے کو کھولا تھا۔

"بہت ہی کوئی کمینہ اور پیچ انسان ہے تیمور، مجھے نہیں پتا تھا وہ تمہیں واقعی یہاں لے آئے گا"۔

مہر نے ایک گہرہ سانس خارج کیا۔ تیمور کا تو پتا نہیں لیکن وہ سب ہی ایک سے بڑھ کر ایک عجیب مخلوقات تھیں۔

پر ثمن یہاں کیوں تھی، وہ بھی اپنے گروپ کے ساتھ یہاں سے غائب کیوں نہیں ہو جاتی۔

"مہر اگر تم برا نا مانو تو میں یہاں بیٹھ جاوں ؟"

کیا وہ مہر کے کندھوں پر بیٹھنے کا پوچھ رہی تھی ؟

وہ پوچھ ہی کیوں رہی تھی، کیا مہر کوئی اتھارٹی ہے یہاں ؟

مہر جھنجلائی تھی پر خاموش رہی۔

لیکن وہ ثمن ہی کیا جو خاموش رہ جائے۔

"مہر ویسے مجھے تمہارے بارے میں ایک تجسس ہے۔ تمہارے دوست کون ہیں کہاں ہیں، تم فن اور آوٹنگز کس کے ساتھ کرتی ہو، کیا تم ہوم ٹاون فرینڈز بندی ہو۔ میں نے تمہیں یونی میں کسی ساتھ گھومتے پھرتے نہیں پایا۔ تم بور نہیں ہوتی ؟" وہ ایسے کہہ رہی تھی جیسے اس نے مہر کی پوری زندگی جان لی ہو۔

مہر نے کندھے کو ذرا جھٹکا دیا جس پر ثمن خود بخود، گرتی زمین پر ڈھ گئی اور پھر ثمن نے وہیں کروٹ لی، سر کھڑے بازو کی ہتھیلی پر جمایا۔اور جواب کا انتظار کرنے لگی۔

"میں دوستیاں نہیں کرتی۔" مہر بریف کیس واپس بند کرتی بولی تھی۔

"انہوں، ایسا نہیں ہوتا۔۔۔ کوئی بھی بغیر دوست کے نہیں رہ سکتا، پتا ہے مجھے کیا لگتا ہے؟۔۔۔۔۔

تمہیں گاڈ کمپلیکس ہے۔"

ثمن کی اس قدر ضروری پیشن گوئی کا شکریہ، مہر نے اسکی جانب دیکھا تھا۔صاف معلوم ہوتا تھا کہ اسے ثمن کی وہ بات ناگوار گزری تھی۔

"تم میرے بارے میں جانتی ہی کیا ہو؟ اور تمہیں کیوں لگا کہ تم میرے بارے میں اتنی آسانی سے کوئی رائے قائم کر سکتی ہو۔"

ثمن نے کندھے اچکائے۔

"ہر انسان اپنی رائے دینے کی آزادی رکھتا ہے اور ویسے بھی people with god complex often end up lonely you know”

" but i'm fine just as i am "

"تم جیسے لوگ عجیب ہوتے ہیں مہر، مجھے کبھی کبھی سمجھ نہیں آتی تم لوگ اپنی اتنی بڑی تنہائی کے ساتھ کیا کرتے ہو، کہاں لے کر جاتے ہو؟"

یوں ثمن کی مہر کی ذات میں غیر ضروری تانک جھانک مہر کو سخت عجیب لگی تھی۔

مہر نے بریف کیس کی زِپ دھیرے سے بند کرتے ہوئے ایک پل کے لیے رُک کر ثمن کی طرف دیکھا، جیسے اُسے پرکھ رہی ہو کہ آیا وہ واقعی جواب کی منتظر ہے یا محض تجسس کی تسکین چاہتی ہے۔ کمرے میں مدھم روشنی پھیلی ہوئی تھی، باہر فارم ہاؤس کے لان میں باقی سب کے قہقہے اور شور و غل گونج رہے تھے،

"کیا تم مجھ جیسے لوگوں پر ریسرچ کر رہی ہو؟"

"مجھے انسانوں میں گُھسنے کا بہت شوق ہے، نو آفینس۔" ثمن نے ہوا میں ہاتھ جھلایا۔

"میں اس زمرے میں پوری نہیں اترتی جو کے ایک دوست کے لیے بنایا گیا ہے۔"

ثمن نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھکا دیا، جیسے مہر کی بات سے متفق نہ ہو، مگر بحث میں بھی نہ پڑنا چاہتی ہو۔

Clubb of Quality Content

مہر نے نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا، بات جاری رکھی "انسان تنہا رہ سکتا ہے، یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔"

"نہیں مہر انسان ایک social animal ہے، اور دوسرے جانداروں سے تعلق جوڑنا اسکی ہڈی میں ہے، یہ ایک ضرورت ہے، تم ہمیشہ مکمل کٹ کر نہیں رہ سکتی۔ اور پھر کیا پتا تم اپنے اس نظریے کو صرف ایک بہانے کے طور پر استعمال کر رہی ہو۔ تم لوگوں کی ذمہ داری لینے سے بھاگتی ہو۔"

"میں لوگوں کی ذمہ داری لینا ضروری نہیں سمجھتی۔"

ثمن ہنسی۔۔۔ "مہر مجھے پتا ہے تم مجھے اس وقت سخت قسم کا جج کر رہی ہو، اور شاید میں تمہاری گُڈ بک میں داخل ہونے کا چانس کو چکی ہوں پر let me tell you one thing"

آخر ثمن کو ایسا کیا دِکھ رہا تھا مہر میں جو مہر کو خود میں دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔

مہر خود کو مکمل جانتی ہے، مکمل سمجھتی ہے۔۔۔ آخر ثمن کو کس نے حق دیا کہ وہ مہر کی برسوں سے تشکیل دی گئی ایک پرفیکٹ ساخت پر کسی قسم کی انگلی اٹھائے۔

ثمن نے بات جاری رکھی۔

"ابھی تم جذب نہیں کرنا چاہتی، ابھی تم اپنی جانب آئی ہر چیز کو واپس دھکیل دیتی ہو۔ پر کچھ چیزیں امر ہوتی ہیں۔ اور یہ بات تمہیں بہت دیر سے سمجھ آئے گی کہ دوسرے انسانوں سے تعلقات بوجھ نہیں ہوتے۔ وہ بوجھ بانٹتے ہیں۔ میں چاہوں گی کہ تمہارا ابھی کوئی دوست ہو"۔

وہ سیدھی سیدھی مہر سے دوستی کرنا چاہتی تھی، پر وہ ثمن ہی کیا جو ایک بات میں سو باتیں اور ناگھسادے۔

"تم خوش ہو، مطمئن ہو، شاید تم نے کبھی کچھ کھویا نہیں ہے، اسی لیے تم دوسروں کے بارے میں اچھے گمان باندھ رہی ہو۔ بنا کسی حسد کے، بنا کسی احساسِ کمتری کے، بنا کسی تکلیف کے۔" مہر کے الفاظ اختتام کو پہنچتے پہنچتے قدرے سخت ہو گئے تھے۔

وہ ثمن کی مختصر سے خواہش نہیں سمجھ پائی تھی، پر اندر کہیں ثمن کی بات کچھ کلسا گئی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ثمن کے چہرے پر موجود مسکراہٹ سمٹی تھی۔۔۔مہر نے ثمن کا چہرہ دیکھا،اگلے ہی پل غلطی کا احساس ہوا،شرمندگی کی ایک تیز دھار اسکے وجود میں بہت گہری اتری اور وہ وہاں سے اٹھ گئی۔۔۔۔

میڈوسا انسانی شعور سے بہت دور جا چکی ہے۔وہ مان چکی ہے کہ انسانوں کے درمیاں اب اس کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔وہ کہے گی نہیں یا شاید وہ خود ہی بے خبر ہے لیکن اسکا دل ڈرتا ہے،اس تکلیف سے جو انسان دیتے ہیں یا وہ تکلیف جو وہ انسانوں کو دے سکتی ہے،تو اس نے پہلے ہی اپنے قدم پیچھے لر لیا،وہ پہلے ہی چہرہ پھیر کر وہاں سے بھاگ گئی۔وہاں جہاں اسکی زیادہ ضرورت ہے،وہاں جہاں اسے دھتکارا جائے گا۔

ثمن وہیں زمین پر پڑی مہر کو جاتا دیکھتی رہی۔مہر ایک دلچسپ انسان ہے۔اسے مہر اپنی بالٹی میں چاہیئے تھی۔

جیسے کسی بچے کو اپنے سارے من پسند کھلونے اپنی بالٹی میں چاہیئے ہوتے ہیں۔

رات فارم ہاوس پر بون فائر

بادلوں سے ڈھکا آسمان بھاری تھا۔۔۔اس آسمان تلے موجود کچھ دلوں کی طرح،

اور فارم ہاؤس کے باغ میں جلتی لکڑیوں کی روشنی کبھی مدھم، کبھی تیز ہو رہی تھی۔رات کی خنکی کے باوجود آگ کے گرد بیٹھے طلبہ قہقہے لگا رہے تھے،شور میں ہنسی اور سرگوشیاں گھل چکی تھیں۔

اور ہمیشہ کی طرح یہاں کچھ نوجوانوں کا گروہ بیٹھا، یہاں انھیں ذرا دل کھولنے کی فرصت ملی تو اختتام ہمیشہ ٹرُتھ اینڈ ڈیئر پر ہی ہوا۔

دائرے میں بیٹھے سبھی لوگ باری باری بوتل گھما رہے تھے،جو جس پر رُکتی،وہ سچ بتانے یا چیلنج قبول کرنے پر مجبور ہوتا۔

"اوکے،مہر، تمہاری باری۔" بوتل کی گردن مہر کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ صالح مہر کے بازو میں بازو ڈالے اس سے چپک کر بیٹھی تھی۔

"ٹروتھ یا ڈیئر؟"

مہر نے لمحہ بھر سوچا، پھر کندھے جھٹکتے ہوئے بولی،"ٹروتھ۔"

اسکے سامنے موجود لڑکی کے کان میں کسی نے سرگوشی کی، وہ ہنسی، پھر معنی خیز لہجے میں بولی،

"تم نے اکبر والا ڈرامہ صرف اکبر سے جان چھڑانے کے لیے کیا تھا رائٹ؟ تم سیمسیٹر کے اسٹارٹ سے اسے جانتی ہو۔ وہ تمہارا بوئے فرینڈ بھی تھا۔"

کچھ لمحے کے لیے خاموشی چھا گئی۔ سبھی جانتے تھے کہ یونیورسٹی میں مہر اور اکبر والے واقع کے بارے میں کیا چہ مگوئیاں ہوتی تھیں۔ کچھ مہر کا رویہ اُنکے شکوک کو حقیقت کا رنگ دے دیتا تھا۔

مہر نے اس لڑکی جانب دیکھا، کچھ دیر وہ یوں ہی اس لڑکی متجسس آنکھوں میں دیکھتی رہی۔

لوگ بھول کیوں نہیں جاتے؟ لوگ خاموش کیوں نہیں ہو جاتے؟

پھر کسی خاص ردِ عمل کے بغیر، پُر سکون لہجے میں جواب دیا،

"کون اکبر؟" لہجے میں ایک تکان تھی۔

کچھ تھا جو اس پوچھنے والی لڑکی کی شکل پر مانند پڑا تھا۔ اطراف میں دبے دبے سے قہقہے بلند ہوئے تھے۔

سوال پوچھنے والی لڑکی کی دوست نے اسے ٹھوکہ دیا۔۔ "کیا چھوڑو یار۔ بور مت کرو۔"

باری آگے بڑھی اور اگلی بوتل گھمائی گئی۔

مہر دور خلاء میں گھور رہی تھی۔اس کی ذات میں کسی قسم کی لرزش نہیں آئی تھی۔

وہ لڑکی سچ کہہ رہی تھی۔

مہر،اکبر کو واقعی سمیسٹر کے آغاز سے جانتی تھی،اکبر کئی دفعہ اس سے اسائنمنٹس اور پرو جکٹس میں مدد لے چکا تھا۔

یہ مہر کا انصاف تھا۔۔اگر وہ دوسروں کو صرف مدد کی حد تک دوست رکھتی تھی تو وہ خود بھی صرف مدد کی حد تک دوستیاں پالتی تھی،لیکن کچھ عرصے میں اکبر نے اس سے رویہ ذرا بدل لیا تھا،وہ بات بے بات مہر سے مزاق کرنے کی کوشش کرتا تھا اور مہر کی دبی دبی سی سرزنش پر اسے دوستی نام دے دیتا۔

ایک اور وجہ کہ مہر کو دوستیاں پسند نہیں تھیں،لوگ دوستیوں کے نام پر حدود بھول جاتے ہیں اور سب کو ایک ہی سانچے میں نپٹا دیتے ہیں،

معاملہ زیادہ بڑھنے لگا جب مہر کو اکبر غیر ضروری طور پر اپنے سوشل اکاونٹس پر دیکھائی دینے لگا۔

غیر ضروری کمنٹس اور میسجز۔۔۔

مہر نے تو ابھی کچھ کرنے کا سوچا ہی نہیں تھا، معاملہ تو تیمور نے شروع کیا تھا، اگر تیمور بیچ میں نا آتا تو وہ ایسے ہی کسی معمول کے دن اکبر کو کسی راہ جاتی بس کے آگے دھکیل دیتی۔۔ بات ختم۔

اپنی آخری سوچ پر مہر کو خود ہی بے ساختہ لطف آیا تھا۔۔۔وہ جیسے جاگی۔۔۔

باری کہیں تیمور پر جا کر رُکی تھی، کوئی اس سے اسکا پسندیدہ رنگ پوچھ رہا تھا۔

"بلیک۔" وہ بے ساختہ بولا تھا۔

مہر نے بلاارادہ ایک اچٹتی نگاہ اپنے لباس پر ڈالی، وہ دہبتے نیلے انڈیگو رنگ کا چکنکاری کرتا پہنے ہوئے تھی، اور پھر نگاہ واپس کہیں خلاء میں کھو گئی۔ اسکی کی بھری سیاہ آنکھوں میں سامنے جلتی آگ کے شعلے اپنے ہی نارنجی رقص میں مصروف تھے ۔

بون فائر کے بعد ہوئے باربی کیو کے بعد اب تیمور اور اسکا گروپ میز بان ہونے کے ناطے کچن میں کھڑے برتن دھونے میں مصروف تھے،

" do you even realise what are you doing? "

ہاتھ میں پکڑی پلیٹ پر صابن لگاتی ثمن نے ایک اچٹتی سی سرگوشی کی تھی۔

تیمور نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے، وہ نہیں جانتا وہ کس بارے میں بات کر رہی تھی.

"تم مسلسل مہر کو دیکھ رہے ہو، تمہاری نظریں کسی مقناطیس کی طرح اسکی نظروں کا طواف کر رہی ہیں. یہ تم اسے یہاں اپنے آپ کو سزا سے بچانے کے لئے لائے ہو یا تمہارا اپنا ہی کوئی اور مقصد ہے، میں تمہیں بتا دوں وہ دوسری لڑکیوں کی طرح نہیں ہے، تم اس سے ایک فضول بات کرو گے وہ وہیں تمہاری زبان نکال کر ایک طرف رکھ دے گی۔ "

تیمور کے ہاتھ میں پکڑی پلیٹ زمین بوس ہوئی تھی، ثمن نے ایک زوردار دھموکہ اسکی کمر پر جڑا۔ "پہلے عقل اور اب تمہارے ہاتھ بھی جواب دے گئے ہیں؟"

پر وہ ساکت سا ثمن کو دیکھے گیا۔

جیسے ایک الہام ہوا ہو۔۔۔

اور پھر وہیں پنجوں کے بل زمین پر بیٹھ کر اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔

"تمہیں کیسا تا چلا ثمن؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں جیسے مجھے تو پتا ہی نہیں ہے کہ تمہارا پسندیدہ رنگ ایک دم سے انڈیگو سے سیاہ کیسے ہو گیا ۔"

تیمور کھڑا ہوا۔۔

"اور۔۔۔اور کیا پتا ہے تمہیں میرے بارے میں ؟" تجسس عروج تھا،

"یہ کہ تم بلکل اسکی ٹائپ نہیں ہو سو معاملہ یہیں ختم کر دو۔"

"اور اسکی ٹائپ کیا ہے ؟"

"کچھ بھی، مگر انسان نہیں۔"

اور پھر ثمن کا خود کا ہی قہقہہ بلند ہوا تھا۔"ارے تم مہر کو الگ رکھو، she is not your usual girl"

تم اپنی تتلیوں پر ہی اپنی توجہ رکھو۔"

تیمور نے کسی گہری سوچ میں سامنے کچن میں نگاہ دوڑائی تھی۔ پھر واپس پلیٹیں خشک کرنے لگا۔ دماغ بہت گہری سوچ میں تھا۔

تیمور کا دماغ پہلی دفعہ بہت گہری سوچ میں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

باب نمبر ۳

دن گزرتے ہیں، دن بدلتے ہیں، جب گرمائش لگاتار پڑتی رہے تو ٹھوس میں بھی نرمی گھر کرنے لگتی ہے۔

دوسرے سیمسٹر کا اختتام تھا اور ثمن کا ہر اس جگہ موجود ہونا جہاں مہر ہو، قدرے ضروری تھا ہاں البتہ صالح کو ثمن سے ایک انجانی سی چڑ تھی،

وہ کئی دفعہ مہر کے سامنے دبے دبے سے انداز میں اپنی ناپسندیدگی بیان کر چکی تھی۔

مہر ایک طرف صالح کو دھکیلتی اور دوسری طرف ثمن سے نظر بچا کر نکل جاتی۔

دوسرے سیمسٹر کے اختتام پر میڈیا اسٹوڈنٹس نے ایک پلے ایونٹ رکھا تھا، جس کے آرگنائزر، اسٹوڈنٹس ایونٹ سوسائٹی ہی تھے یعنی کہ تیمور اور اس کا گروپ۔

"مہر تم بھی پلے اٹینڈ کرو گی، یار سوسائٹی کے ممبرز کو مفت ٹکٹس ملے ہیں، مفت کو کون ٹھکراتا ہے۔"

ثمن مہر کا ٹکٹ اُسکے سر پر لیے کھڑی تھی۔

ادیب اور تیموران سے کچھ فاصلے پر موجود کیفے ٹیریا کے سامنے ٹکٹس کا اسٹال لگائے ہوئے تھے۔

اس آرگنائزنگ کے لیے انھوں نے میڈیا کے اسٹوڈنٹس سے اچھی خاصی رقم بٹوری تھی۔

اس سے پہلے کے مہر کوئی بہانا کرنے کو منہ کھولتی،

"کوئی بہانا مت کرنا۔۔۔ مجھے سب پتا ہے، کوئی ضروری کام نہیں ہے تمہیں۔۔ اور آگے بھی نہیں ہو گا۔" ثمن نے واپس اسکا منہ بند کر دیا اور مہر کا ہاتھ سیدھا کر کے اس پر ٹکٹ دھرا۔

"جیسے تم میری جان چھوڑ دو گی."، اس کے پاس فیلحال واقعی جان چھڑانے کو کوئی بہانا نہیں تھا۔

ابھی مہر مزید کچھ کہتی جب اسے فون پر انکمنگ کال کی رنگ بجنے لگی.

مہر نے بات کو ذرا روک کر کال اٹھائی.

دوسرے جانب مائدہ تھی.

"مہر..... مہر۔۔۔" مائدہ رو رہی تھی، اور جس طرح وہ رو رہی تھی کسی نے مہر کا دل جیسے مٹھی میں پوری قوت سے بھینچا تھا.

کچھ بہت غلط ہو چکا تھا. مہر جانتی تھی.

"مہر.... مہر..... وہ امی۔۔۔۔امی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔"

مہر کے چہرے کے سبھی رنگ اڑے تھے، ہاتھوں سے جان نکلی اور پیروں تلے سے زمین۔

ثمن کے اسرار پر وہ دونوں قریبی کیفے میں موجود تھیں۔ کتنی ہی دیر نا جانے کیا کیا باتیں چلتی رہیں اور وقت کیسے گزرا پتا ہی نہیں چلا۔

"مہر النساء میر۔۔۔" ثمن نے اسکے نام کے ساتھ ایک آہ کھینچی تھی۔

مہر مسکرائی۔

"مہر تم بلکل نہیں بدلی۔۔۔ سیریئسلی، مطلب اگر مجھے تمہیں سات سال بعد دوبارہ دیکھنا تھا تو پھر تم اکیلی کھڑی تھی، مہر تمہاری یہ گندی عادت ابھی تک نہیں گئی۔"

ثمن نے کہتے اپنی کولڈ کافی کا بھرا ہوا گلاس اپنی جانب کھسکایا۔

"ثمن میں بس ایک بزی انسان ہوں، اور کچھ نہیں۔ کیا تم پرانے قصے چھیڑ کر بیٹھ گئی ہو۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"پتا ہے مہر میں جانتی تھی، تمہیں اکیلا نہیں چھوڑا جا سکتا۔۔۔ مجھے تمہاری ماں ہونا چاہئے تھا ۔۔۔ پھر دیکھتی میں کیسے تم اتنی self-isolated بنتی۔۔۔ خیر مجھے یہ بتاو۔۔۔"

ثمن کی بات پر مہر خاموشی سے اسے دیکھے گئی۔ مہر آج تک نہیں سمجھ پائی تھی کہ کر ثمن کو مہر میں ایسا کیا دکھتا ہے جو مہر کو خود میں نہیں دکھتا۔

"کہ تم نے اتنے سالوں میں کسی کو بھی اپنے لائق نہیں پایا؟"

مہر ہنس دی۔۔۔ ثمن نے پھر اس کے متعلق ایک صحیح اندازہ لگایا تھا۔ وہ ابھی تک مہر کے god complex پر اٹکی ہوئی تھی۔

"ارے نہیں بھئی، کہا تو میں اپنے کیرئر میں مصروف تھی اور میں نے اس سال ارادہ کیا ہے شادی کا، سب ٹھیک ہے، پرفیکٹ ہے۔"

"کس سے شادی کا؟"

"کسی سے بھی، بس وہ سانس لیتا ہو، ہاتھ پاوں سلامت ہوں۔"

ثمن مہر کی شکل دیکھے گئی۔۔۔ پھر ایک دم اسکا قہقہہ بلند ہوا اور وہ سر چھینک کر ہنستی چلی گئی۔

ثمن کی ہنسی اور ہنستے ہوئے پورے وجود کا استعمال کرنا آج بھی ویسا ہی تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آنکھیں پونچھتی وہ سیدھی ہوئی۔

"مہر تم بھی نا۔۔۔۔اس عمر میں بھی یہ لاتعلق رویہ تم پر کیوٹ لگ رہا ہے۔۔کول بھی ۔۔۔ویل میں اپنے فیانسی سے ملنے آئی تھی تھانے۔ تیمور کے بڑوں کی سفارش پر میرے فیانسی کی ایبٹ آباد سے یہاں پوسٹنگ ہوئی ہے، مجھے ابھی کچھ یاد آیا تھا، پتا نہیں میں اسے کسی وجہ سے ملنے آئی تھی شاید، اب مجھے یاد بھی نہیں۔۔۔۔ویٹ۔۔"

مہر کی جانب دیکھا۔

"مہر تمہیں پتا ہے تیمور کی بھی یہاں پوسٹنگ ہوئی ہے؟" کچھ دیر مہر کے ردِ عمل کی منتظر رہی، پر سامنے سے کچھ خاص ردِ عمل نہیں آیا۔

"تمہیں حیرت نہیں ہوئی جان کر؟"

"اوہ، نہیں۔۔۔دراصل مجھے معلوم ہے۔" مہر کہہ تو گئی لیکن پھر اگلے ہی لمحے غلطی کا احساس ہونے پر زبان دانتوں تلے دابی۔

"تمہیں۔۔۔پتا۔۔۔ہے۔۔؟"

مہر نے کھسیانے سے انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مطلب اگر میں نا پوچھتی تو تم مجھے کبھی نہیں بتانے والی تھی؟"

"ویل ثمن اس میں بتانے والی بات کیا ہے، آپ نا جانے روز کتنے لوگوں سے ملتے ہیں۔۔"

"تیمور۔۔۔۔۔"بولتے بولتے ثمن کی آواز ذرا مدھم پڑی۔۔۔۔"لوگ نہیں ہے مہر۔۔"

اور پھر وہ کسی سنجیدگی سے مہر کی شکل دیکھتی رہی۔۔۔

"مجھے اپنا فون دو۔" ثمن نے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔لہجے میں نا جانے کیوں ایک خفت سی اتر آئی تھی۔

مہر نے نا سمجھی میں فون اسکی جانب بڑھا دیا۔

ثمن نے اس میں اپنا نمبر فیڈ کیا اور واپس مہر کی جانب بڑھا دیا پھر اپنی سوشل آئی ڈی بتائی اور لازمی رابطہ کرنے کا کہا

مہر بس اثبات میں سر ہلاتی گئی۔

شاہ عالم کے ان دونوں پوتوں کی عادتیں ہمیشہ سے ہی ایک جیسی تھیں۔

ثمن کے جانے کے بعد مہر واپس اپنی راہ ہولی۔

ثمن سے کچھ دیر کی ملاقات کا ایک ایک لمحہ مہر نے ماضی کی کیفیت میں گزارا تھا۔

زندگی ایک دم سات سال پیچھے چلی گئی۔

مہر سوسائٹی کے سامنے بس سے اتری۔

ہوا کے دوش پر کئی دھندلائے سے وجود اسکے اطراف میں اٹھکلیاں کر رہے تھے۔ سب ہنس رہے ہیں، دنیا زیادہ رنگین ہیں، اسکی حساسیات اپنی اطراف کو زیادہ محسوس کر رہی ہیں، جیسے کچھ تھا۔۔۔ قیمتی تھا۔

اور جیسے اب اس سے زیادہ قیمتی کبھی کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔

یہ کب ہوا تھا۔۔۔ اسکی زندگی میں یہ رنگین پل کب رہے تھے؟

ایک دفعہ پھر مہر کو اپنی ہی زندگی کسی اور کی کتھا لگی تھی۔

اسکی ماں کے حادثے کے بعد سے کچھ ہوا تھا۔ کچھ بہت زیادہ بدل گیا تھا۔

کیا اس نے کچھ قیمتی بھی اسی ریلے میں کہیں بہہ جانے دیا تھا؟

پر آج ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے مہر کی ٹانکے لگا کر بند کر دی گئی یاداشتوں میں کسی نے اپنا پورا ہاتھ ڈالا،

اور پوری قوت سے چیر تا کھول کر رکھ دیا۔

مہر مائدہ کے پورشن میں موجود تھی۔

مائدہ اسے اپنی نند کے قصے سنا رہی تھی، مہر وقفے وقفے سے اثبات میں سر ہلاتی، کبھی کوئی جوب دے دیتی۔۔۔ایسا نہیں تھا کہ وہ سن نہیں رہی تھی۔

وہ بس سن ہی رہی تھی۔

تب ہی مائدہ نے اسے اپنے اور عدیل کے ایک ہفتے کے نادرن ایریاز کے ٹرپ کے بارے میں بتایا۔جو عدیل کی کمپنی کی جاب سے کپلز کو دیا گیا تھا۔

اب وہ مہر کے سامنے شاپنگ کی کمی کا رونا رو رہی تھی۔

"تم میرے نئے جوڑے لے جانے،اتنا دماغ کیوں خراب کر رہی ہو بھئی اپنا۔" مہر نے ٹی وی کا ریموٹ اٹھاتے ہوئے لاتعلق سے انداز میں کہا اور سامنے چینل بدلنے لگی۔

مائدہ نے اب موضوع کہیں اور گھما دیا تھا۔

سامنے اسکرین پر کوئی ڈرامہ چل رہا تھا جس میں ایک ماں کے مرنے کا سین تھا۔ایک طویل نوحہ گری جیسے کے ڈراموں میں ہوا کرتی ہے۔

Clubb of Quality Content

"مائدہ، امی کی ڈیتھ کے بعد تمہاری زندگی میں کیا تبدیلی آئی تھی؟"

مائدہ کی چونچ کو ذرا بریک لگی، یہ مہر نے کیا سے کیا بات نکالی تھی۔

اگلے کچھ لمحے مائدہ سوچتی رہی۔۔۔ "پتا نہیں مجھے کچھ خاص نہیں یاد۔۔۔ بس امی کی کمی محسوس ہوتی تھی، پر پھر میری اور عدیل کی شادی ہو گئی تھی سو شاید میرا غم عدیل اور اسکی فیملی کا خیال رکھنے میں بٹ گیا۔

مہر نے اسکی بات سے شاید اکتفا کیا تھا، اثبات میں سر ہلایا۔

مہر نے اپنی یاداشت میں کہیں بھٹکتے، یاد کرنا چاہا کہ اس نے کیا کھویا تھا۔۔۔ نا جانے کیوں اس کے معدے میں ایک گرہ سی پڑنے لگی۔ مہر نے چینل میوٹ کر کے ریموٹ واپس میز پر دھرا اور وہاں سے اٹھتی اپنا جوتا اڑسنے لگی۔

"اچھا مہر مجھے اپنے کچھ سوٹ نکال دینا پلیز یاد سے۔۔۔"

مائدہ نے اسے جاتا دیکھ مصروف سے انداز میں کچن سے آواز لگائی تھی۔

مہر اپنے پورشن میں آ گئی۔

آہستگی سے آکر صوفے پر ڈھ گئی، صوفے کے بازو پر تھوڑی ٹکائی اور سامنے اسٹول پر پڑے فش باول میں جھانکا۔

اس میں تیرتی گولڈ فش اپنے معمول کے دائرے میں گھومتی کبھی پیندے میں موجود مصنوعی پودوں میں جا کر الجھتی۔ یہ اس گولڈ فش کی مصروف ترین زندگی تھی۔ اور اپنی اس مصروف ترین زندگی میں وہ اکیلی تھی۔

لاونج کی خاموشی میں ثمن کے ساتھ کی گئی ساری گفتگو دوبارہ کسی فلم کی طرح چل رہی تھی

۔

وہ پورا ایک گھنٹہ مائدہ سے باتیں کر کے آئی تھی۔

پر ابھی اس کا سخت دل چاہ رہا تھا کسی سے بات کرنے کا۔ مہر نے اپنا فون اٹھایا۔۔ کچھ دیر اپنی کانٹیکٹ لسٹ دیکھی۔۔۔ وہاں کوئی ایسا کانٹیکٹ نہیں تھا جس سے وہ بات کر سکتی۔

مہر کو کچھ لمحے لگے، کچھ حیرت ہوئی، کچھ خلاء محسوس ہوا۔ چبھتا خلاء۔

وہ ابھی یہ بات کس کو بتائے کہ اس کے دل میں تاریکی نہایت بھاری قدموں کے ساتھ اتر رہی ہے۔

مہر نے عجلت میں سارا کا کانٹیکٹ کھولا۔۔۔گلے میں کچھ اٹک رہا تھا۔

میسج تحریر کیا۔۔۔

میسج لکھ کر وہ کتنی دیر بغیر بھیجے اسے یوں ہی دیکھتی رہی۔۔۔

بھلا سارا کہاں سمجھے گی جو مہر کے اندر چل رہا ہے،اور بھلا کیا ہی دلچسپی رکھتی ہو گی،اور یہ کہ وہ سارا کو بتا کر سارا کی نظر میں اپنا امیج خراب کرے گی۔

اُسے خود پر ہی ہنسی آئی تھی۔ میسج واپس ختم کیا اور سارا کا نمبر بند کر دیا۔

وہ تنہائی کا دورہ معمول تھا جو وہ سالوں سے جی رہی تھی،پر کچھ دیر بعد وہ گزر جاتا تھا۔

وہ اس معاملے میں مضبوط تھی وہ ان تنہائی کے دوروں کی عادی تھی، کبھی کبھی رات کی سیاہی میں اگر وہ زیادہ دیر اپنی ذات کے ساتھ تنہا بیٹھ جاتی تو یہ تنہائی کے حلقے اسے اپنی آغوش میں لینے کو دوڑے چلے آتے تھے۔رات کی تنہائی ظالم ہوتی۔اور اس تنہائی میں آپ ایک خاص مدت تک اکیلے بیٹھے رہیں تو اس کے سائے آپ کے سے ہم آہنگ ہونے لگتے ہیں۔

پر جلد یا بدیر رات گزر جاتی ہے۔آخر آپ اپنی تنہائی کو کیوں ہی رو سکتے ہو۔

اور تب ہی اسکی اسکرین پر ایک میسج ابھرا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہر نے سست سے ہاتھوں سے اسکرین آن کی۔

دل تھما۔

وہ اس تنہائی کی عادی تھی، پر وہاں اسکرین پر چمکتا نام۔۔۔

یہ اسکی عادت میں شامل نہیں تھا۔

ایس ایچ او عالم، نیچے اسکا میسج ابھرا تھا۔

"امید ہے کے ثمن نے تم سے کچھ الٹا سیدھا نا کہا ہو۔"

مہر کچھ دیر اس میسج کو دیکھتی رہی۔۔۔

جواب لکھنے لگی۔

"وہ اپنے منگیتر سے ملنے آئی تھی۔۔۔کافی عرصے بعد ثمن سے مل کر اچھا لگا مجھے۔"

مہر نے جواب لکھ کر بھیج دیا تھا۔دوسری جانب فوراً دیکھ بھی لیا گیا۔

مہر نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اسکا اور تیمور کا پہلا میسج یہ ہوگا۔۔اس سب میں کچھ مزاحیہ تھا،

وہ مدھم سا مسکرائی تھی۔

"یس، رائٹ۔" تیمور کا مختصر جواب آیا۔

مہر نے چیٹ بند کی اور سوشل میڈیا کی جانب بھاگنے لگی۔۔۔اس وقت وہ غلطی سے بھی کسی سے بات نہیں کر سکتی تھی،ابھی اسکے دل کی حالت ذرا کمزور تھی۔ایسے میں کہی گئی باتوں پر وہ ہمیشہ پچھتاتی تھی۔

اسکی اسکرین پر چلتی ویڈیو کے اوپر دوبارہ ایس ایچ عالم کا میسج ابھرا۔

"گڈ نائٹ۔"

مہر کی اطراف میں بیٹھی تنہائی نے ایک تیز نگاہ سے مہر کو گھورا تھا وہ کچھ سونگھ سکتی تھی، دھوکہ۔۔۔وہ مہر سے دھوکے کی بو سونگھ رہی تھیں،اس سیاہی نے اپنے پنجے باہر نکالے ،اس میں بہت سارے خدشات انڈیلے اور مہر کے دل کی جانب لپکے۔

مہر نے ایک گہرہ سانس خارج کیا۔

اس سے پہلے کے وہ خدشات مہر کے دل میں اتر پاتے۔۔۔

"گڈ نائٹ"

مہر نے ایک جوابی ٹیکسٹ لکھ کر بھیج دیا۔

Clubb of Quality Content

اس گڈ نائٹ میں کوئی خاص احساس نہیں تھا، وہ کسی کمزور لمحے کا نتیجہ نہیں تھا۔ لیکن اس کے نتیجے میں مہر کے اطراف میں کچھ بدلا تھا۔

تنہائی نے پھٹی اور شکستہ آنکھوں سے اسے دیکھا تھا، اس کے پنجے ہوا میں ہی کہیں تحلیل ہو گئے تھے۔

مہر نے آنکھیں میچ لیں۔

ان سات سالوں میں مہر کو کب ہی کسی نے گڈ نائٹ کہا تھا۔

پر مہر کے لیے ایک گڈ نائٹ اتنا اہم کیوں ہو گیا تھا؟

دراصل وہ ایک احساس تھا۔۔احساس کہ جیسے کوئی آپکی موجودگی سے واقف ہے۔

پر مہر کو کب ہی فرق پڑا ہو گا کہ کوئی اسکی موجودگی نوٹس کرے، وہ تو ویسے بھی اس احساس سے بھاگتی رہی ہے۔

۔

۔

نہیں،

انسان ایک ناشکری مخلوق ہے۔ کسی کی چیز کی موجودگی میں اسے ٹھکرانا اور ٹھکراتے جانا، کیونکہ وہ کسی نا کسی صورت اسے ملتی رہتی ہے۔ لیکن پھر اگر جو ایک غیر معمولی طویل عرصے تک اس سے واقعی وہ چیز لے لی جائے۔ اور پھر اسے لوٹائی جائے تو وہ کسی بھوکے جانور کی طرح اسکی جانب لپکتا ہے، پھر اسے ایک دم وہ چیز بہت قیمتی معلوم ہوتی ہے، چاہے وہ کوئی بہت معمولی سی چیز ہی کیوں نا ہو۔

ثمن تیمور کے آفس میں اسکے عین سامنے براجمان تھی۔

تیمور اسے مکمل اگنور کرتا اپنی فائل اسٹڈی کر رہا تھا۔ اس لڑکی کو بلکل احساس نہیں تھا کہ اسے کس وقت کہاں ہونا چاہئے اور کہاں نہیں۔

"میں مہر النساء میر سے ملی تھی آج؟"

تیمور خاموش رہا۔

"مجھے پوچھنا روڈ لگا۔ تم مجھے بتاو۔۔۔۔ کہ وہ تھانے کیوں آئی تھی۔"

ثمن میں اتنے اخلاقیات کب سے جاگنے لگے؟

"تمہارا منگیتر اپنے ڈیسک پر ہے، تم وہاں جا کر اس سے مل سکتی ہوں میں اسے یہاں آفس میں نہیں بلاوں گا تمہارے لیے، تھانا ہے یہ تمہارے ابا جی کا آفس نہیں۔ بلکہ تم یہاں ہو ہی کیوں؟"

"ارے بھئی مجھے پتا ہے، میں نے بلانے کا کہا بھی نہیں ہے، پر تم مجھ سے کچھ چھپا رہے ہو ۔۔ نہیں؟۔۔ مہر کتنی بدل گئی ہے۔۔۔ جیسے جیسے میں اسے دیکھتی گئی مجھ سے وہ پہچانا ہی نہیں جا رہی تھی۔ پر وہ یہاں کیوں آئی تھی اگر تم دونوں کا کوئی تعلق نہیں؟"

"ثمن روز ہزاروں لوگ ہزاروں وجوہات کی بنا پر تھانے آتے ہونگے، اب کیا میرا ان سب سے کوئی تعلق ہونا چاہیئے؟"

"پر وہ مہر ہے۔۔۔ اور یہ تم مہر کی زبان کیوں بول رہے ہو؟"

ثمن ضدی سے انداز میں بولی تھی۔

تیمور نے چہرہ اٹھایا، اسکی نگاہ سخت تھی۔

"تمہارا منگیتر کل ایک پولیس مقابلے میں زخمی ہوا تھا، تمہیں یاد ہے یا نہیں؟"

"وہ زندہ ہے، کافی ہے۔۔۔ ابھی مجھے سکون سے مہر کے بارے میں سوچنے دو۔"

کسی ادا سے تھوڑی ہتھیلی پر ٹکاتی وہ کرسی پر مزید دراز ہوئی۔

تیمور نے سامنے موجود انٹر اٹھایا، کان کو لگاتے کچھ بٹن دبائے۔۔۔رابطہ جڑا تو۔۔۔"ناصر ذرا دو آفیسرز کو اندر بھیجو، کوئی بن بلایا مہمان یہاں سے جانے کو تیار نہیں ہے۔"

"یس سر"

ثمن نے اسے گھورا تھا۔

"احسان فراموش انسان۔" پھر بڑبڑاتی وہاں سے اٹھ گئی۔"اگر میں نے تمہیں نا بتایا ہوتا کہ تم مہر کو پسند کرتے ہو تو کیا تمہیں کبھی پتا چلتا کہ تم مہر کو پسند کرتے ہو؟"طعنہ مارتی وہ آفس سے نکل گئی۔

ثمن کی آخری بات پر تیمور کے ماتھے کا آخری تیور معدوم ہوا۔۔۔لبوں پر ایک مسکراہٹ دوڑی۔۔۔اور پھر کچھ لمحوں بعد منہ پر ہاتھ رکھے وہ ہنستا چلا گیا۔

Clubb of Quality Content

باب نمبر ۴

مہر ابا کے ساتھ ہی ہسپتال پہنچی تھی، مائدہ وہاں پہلے سے موجود تھی، مہر کے آگے آگے ہی عدیل اور اسکے والدین بھی وہاں پہنچے تھے۔

امی آئی سی یو میں تھیں۔

ایک گہما گہمی تھی،

وہاں کسی کو کسی کی جان بچانی تھی۔ کیا کوئی دنیا میں آرہا تھا؟ کیا کوئی دنیا سے جارہا تھا۔ ہر کوئی رو کیوں رہا تھا؟

مہر کو لگا جیسے سال بھر کی نحوست ایک دن میں سمٹ آئی تھی۔

حالت کریٹیکل کنڈیشن سے باہر آئی تو امی کو آئی سی یو سے جنرل وارڈ میں منتقل کر دیا گیا گیا تھا ۔جہاں انھیں باقاعدہ چیک اپ میں رکھا جانا تھا۔

پر یہ اختتام نہیں تھا۔

امتحان تو ابھی شروع ہوا تھا۔

امی کو اسپائنل انجری آئی تھی جس کی وجہ سے وہ روزمرہ کی معمولی حرکات سے ابھی مکمل قاصر تھیں۔

ابا جلدی اپنی زندگی میں واپس چلے گئے۔ اُنکا کاروبار زیادہ انتظار نہیں کر سکتا تھا ہاں البتہ مہر اور مائدہ نے امی کی دیکھ بھال کے لیے ڈیوٹی لگائی تھی، ہسپتال کی جانب سے مکمل نرسنگ نہیں دی گئی تھی سو خاندان کے کسی ایک فرد کو فیزیو تھیریپی سیشن کے دورانیے میں لازمی آنا ہوتا تھا جو کہ دوپہر سے شام تک کا وقت لے لیتا تھا، مہر عصر سے کچھ دیر بعد امی کو کھانا کھلا کر پھر سونے کے لیے تنہا چھوڑ دیتی اور خود باہر آجاتی۔ جب تک کے رات کے اوقات کار کا آغاز نا ہو جاتا،

رات کے اوقات کار میں وہاں مہر کو رکنے کی اجازت نہیں تھی۔ اگر کبھی کسی خاص وجہ سے امی کی حالت میں خرابی کے باعث انھیں جذباتی سہارے کی ضرورت ہوتی تو مہر کو رات بھر بھی وہاں رکنا پڑتا۔

مائدہ کا یونی کا آخری سال تھا سو مہر مائدہ کو کم سے کم پریشان کرنا چاہتی تھی۔

مہر کا تو ابھی آغاز تھا، وہ بعد میں بھرپائی کر لے گی۔ یہ اسکی آخری سوچ ہوتی۔

مہر کو کبھی فرق نہیں پڑا کے اس نے اپنوں کو دیتے دیتے اپنا کتنا کھو دیا۔ شاید کبھی مہر کو سیکھایا گیا ہوتا کہ اپنوں کے ساتھ جان مارنے میں توازن کہاں، کتنا اور کیسے رکھا جاتا ہے تو چیزیں مختلف ہوتیں۔ نا جانے کیوں اندر کہیں مہر کو ہمیشہ سے اپنوں سے ایک امید تھی، ایک اٹل سی امید کے اسکے اپنے اسے بچا لیں گے۔

اگر جو کبھی مہر کھونے لگے گی تو وہ اسے پکڑ لیں۔

اور مہر کبھی اپنی اس خوش فہمی سے دستبردار نا ہو سکی۔

امی کی دیکھ بھال کے اس دورانئے میں مہر کا دوسروں سے بنا تھوڑا بہت تعلق بھی بس جاتا رہا ۔۔۔یونی وہ بس بھاگی بھاگی جاتی۔۔۔لیکچر نپٹاتی اور وہاں سے آجاتی۔

اگر کبھی ثمن اور گروپ سے ٹاکرا ہوتا تو ہسپتال کا بہانہ کر کے فوراً وہاں سے نکل آتی۔

کسی چیز کو معمول بننے میں زیادہ عرصہ نہیں لگتا۔ مہر کی امی کی حالت بحال ہونے میں اچھا خاصہ وقت لے رہی تھی۔ مہر کو کوئی شکایت نہیں تھی، اسکا کچھ نہیں جا رہا تھا، وہ اپنی طرف سے اپنی ماں کے لیے مکمل وقت نکال رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ابھی بھی وہ امی کو سوتا چھوڑ کر باہر آئی تھی۔ کچھ دیر تنہا خاموشی سے بیٹھنے کے بہانے ہسپتال کے کیفیٹیریا کے سامنے موجود نشستوں پر سے ایک نشست پر براجمان ہو گئی۔

وینڈنگ مشین سے نکالا گیا کولا کا کین کھلا اسکے برابر میں پڑا تھا ۔

کمر سیدھی کیے، سینے پر ہاتھ باندھے بیٹھی وہ خاموشی سے دور اس ماں اور بچے کو دیکھ رہی تھی. وہ رو رہا تھا اور اسکی ماں اسے مکمل اپنی آغوش میں لئے ہوئے تھی.

وہ آغوش گرم ہو گی، مہر نے سوچا تھا۔ اس میں حفاظت کا احساس ہو گا، مہر کو یقین تھا۔

کیا ابھی بھی اس بچے کا رونا بنتا ہے؟ مہر نے اس لمحے میں اس بچے سے سخت حسد کیا تھا۔

اسکا وجود سرد تھا۔ وہ کچھ دیر اس ماں اور بچے کو دیکھتی رہی۔

Clubb of Quality Content

مہر نے ایک خواہش،

ایک آغوش کی۔۔۔ گرم آغوش کی۔۔۔

پھر وہ خواہش آہستہ آہستہ دم توڑتی گئی۔۔۔

بھرائی آنکھوں کا پانی واپس دھکیلنے کی کوشش میں اطراف میں نگاہ دورائی۔۔۔ بہت سارے انجان چہروں کے درمیان وہاں اسے کچھ جانے پہچانے سے چہرے دیکھے تھے،

وہ ادیب تھا۔۔۔ جو ریسپشن پر کوئی معلومات لے رہا تھا۔۔ اور اس سے فاصلے پر ثمن اور تیمور کھڑے تھے، ثمن نے کھڑے کھڑے تیمور کو کسی بات پر ایک چپت لگائی تھی۔

تب ہی ثمن اور مہر کی نظریں چار ہوئیں۔

ثمن نے ادھر سے ہی ہاتھ ہلایا اور پھر مہر کی جانب دوڑی چلی آئی۔

مہر نے ایک گہرہ سانس لیا۔

وہ سب ایک عرصے سے مہر کی امی کی عیادت کے لیے آنے کی اجازت مانگ رہے تھے پر مہر ہر دفعہ کوئی نا کوئی بہانا کر کے ٹال دیتی، اور آج وہ خود ہی چلے آئے،

مہران کی آمد پر خوش نہیں تھی، ناخوش بھی نہیں تھی

وہ بس تھکی ہوئی تھی۔۔۔ ثمن کو دیکھ کر مدھم سا مسکرا دی۔۔ اسکے تھکے اعصاب بس اتنا ہی ہل سکے تھے۔

غیروں کو دینے کے لیے اس ے پاس کوئی انرجی نہیں بچی تھی۔

باب نمبر ۵

امی آج قدرے بے چین تھیں، وہ نجانے کون کون سے پریشان قصے کہے جارہی تھیں۔

ڈاکٹر نے کہا تھا کہ مسئلے کی بات نہیں، ہو جاتا ہے کبھی کبھی اور یہ کہ انکے فیملی ممبر اگر قریب رہیں تو انھیں ڈھارس بندھی رہے گی۔ایک ناامیدہ کا دورہ ہوتا ہے، جو کبھی کبھی انی بے بسی کو دیکھ کر اپنت پنجے مضبوطی سے گاڑنے لگتے تاہے۔

مہر کافی دیر امی کی ٹانگوں پر مالش کرتی رہی، جس سے وہ آہستہ آہستہ پر سکون ہوتی پھر سو گئیں.

آج انھوں نے کھانا بھی نہیں کھایا تھا، عصر کا وقت گزر چکا تھا. دن اب ٹھنڈا پڑ رہا تھا.

مہر نے مزید کچھ دیر وہیں رُک جانے کا ارادہ کیا کہ امی کو اپنے ہاتھ سے ہی کھلا کر جائے.

ایک نگاہ پردے سے ذرا باہر دوڑائی، باہر ایک سکوت سا تھا. اندر وارڈ میں کچھ بیڈز پر مریض موجود تھے اور کچھ خالی پڑے تھے۔

مریض کے ساتھ موجود شخص کے آرام کے لیے وہاں فولڈنگ بیڈ موجود تھے جو کہ ایک وجود کو آرام دے سکتے تھے۔ مہر نے اسے کھولنے سے گریز کیا۔

اپنے جوتے ایک طرف اتارے اور آہستگی سے زمین پر بیٹھی، پھر ہاتھ کا سہارا دیتی ٹھنڈے فرش پر کروٹ کے بل لیٹ گئی۔ بھینچی پلک تلے سے ایک نرم گرم سا قطرہ فرار ہوا تھا۔

اور اسکے بالوں میں جا چھپا۔

مہر کو اپنی ذات پر ترس آ رہا تھا۔ وہ ایک ذلیل احساس تھا۔

اس نے اپنے وجود کو اپنے ہی بازو کی آغوش میں لیا۔ اور وجود مزید گھگڑی بن گیا۔

تھکاوٹ اسکے وجود سے ہم آہنگ ہوتی جا رہی تھی۔

یہ مہر کی خواہش نہیں تھی۔ پر کچھ تھا جو اسکے عکس میں برابر گھل رہا تھا۔

بیس سالہ مہر آہستہ آہستہ تھک رہی تھی۔

نا جانے کتنا وقت گزرا پر وہ وہیں فرش پر سو گئی۔

جب شام کی ڈیوٹی نرس نے آکر اسے اٹھایا۔

مہر لال آنکھوں اور بھاری پپوٹوں کے ساتھ اٹھ بیٹھی. وقت کا اندازہ کرنا چاہا۔ پھر پانی پینے کی غرض سے بیڈ کے ساتھ دھری میز تک آئی.

ٹھٹکی،

وہاں ایک ننھا سا ڈیزرٹ کا باکس دھرا تھا،

مہر نے نرس سے اس کے بارے میں دریافت کیا۔

"وہ دراصل آپ سے کوئی ملنے آیا تھا، آپ سو رہی تھیں تو وہ یہیں رکھ کر چلا گیا۔ شاید آپکا دوست تھا۔"

"آپ نے مجھے تب کیوں نہیں اٹھایا؟"

"آپکے دوست نے منع کیا تھا۔"

مہر کے کتنے ہی میل فرینڈز ہیں؟ کیا مہر کا کوئی میل فرینڈ ہے بھی؟ مہر کی یادداشت میں کوئی چہرہ نہیں ابھرا تھا۔

آج عصر ابھی مکمل نہیں ڈھلی تھی جب مہر وارڈ کے گھٹن زدہ ماحول سے باہر آکر ویٹنگ ایریا کے ایک بینچ پر بیٹھ گئی۔

آج مائدہ کی باری تھی لیکن وہ کسی امتحان کی وجہ سے نہیں آپائی، آج مہر کے مڈٹرمز کا پرچہ بھی تھا، پر خیر ہو گئی، مڈٹرمز مِس کرنا اتنی بڑی بات نہیں تھی۔

مہر نے ویٹنگ ہال کے داخلی دروازے پر نگاہ ٹکائے ایک گہرہ سانس لیا تھا۔

نظر واپس پلٹ رہی تھی جب رُکی۔۔۔ واپس دروازے کی جانب آئی۔۔۔

وہاں تیمور ابھی ابھی اندر داخل ہوا تھا۔

اس کے ہاتھ میں کچھ تھا، شاید ایک شاپنگ بیگ، وہ اطراف میں دیکھ رہا تھا جب مہر نے غیر ارادی طور پر ہوا میں ہاتھ جھلا دیا۔

وہ ٹھہرا۔۔۔

ویٹ کیا پتا وہ کسی اور کام سے آیا ہو۔۔۔ مہر کو کیوں لگا کہ وہاں اسکی شناسا صرف مہر ہے۔

شرمندگی ابھری۔

Clubb of Quality Content

مہر نے فوراً چہرہ پھیرا لیکن اب کے وہ مہر کی جانب ہی آ رہا تھا۔ حتی کہ مہر نے عین اپنے سر پر کسی کی موجودگی پائی۔۔۔کچھ لمحے گزرے۔۔۔اور پھر مہر نے شرمندگی سے سر اٹھایا۔

"میں وارڈ کی طرف ہی آ رہا تھا، اچھا ہوا تم یہیں مل گئی۔"

شرمندگی کا احساس کچھ رفا ہوا۔

وہ مہر کے برابر ایک نشست چھوڑ کر براجمان ہوا۔ ہاتھ میں پکڑا شاپنگ بیگ دونوں کے درمیان دھرا۔

"خیریت؟" مہر نے سرسری سے انداز میں کہا تھا، آنے کی وجہ دریافت کی۔

"آج تم نے مڈٹرمز کا امتحان جان بوجھ کر مس کیا؟" اوہ تو وہ یہ پوچھنے آیا تھا۔

مہر کے پاس کوئی مطمئن کرنے والا جواب نہیں تھا۔

"میری تیاری نہیں تھی۔" سو ہمیشہ کی طرح ایک جھوٹ گڑھ دیا گیا۔ جھوٹ مہر کے لیے ایک آسان فرار تھا، وہ اپنی انگلیوں پر گنتی کر کے بتا سکتی ہے کہ اس نے زندگی میں کتنے ہی سچ بولے ہونگے۔

تیمور اس کے جواب سے مطمئن نہیں تھے۔ ظاہر تھا۔"میں نے سر سے بات کی ہے وہ کہہ رہے تھے کہ تم اپنی وجہ بتا کر امتحان کی سپلی دے سکتی ہو، اور پھر تمہارے پاس تو اتنی ٹھوس وجہ ہے۔"

مہر نے ایک گہرہ سانس خارج کیا۔ وہ جانتی تھی اس کا موقع نہیں آئے گا۔

اگر آپ اپنے اطراف میں ذرا غور سے دیکھیں، تو آپ کو بہت آسانی سے نشانیاں دیکھائی دی سکتی ہیں۔ اگر آپ ذرا غور کریں تو جانے والا، اب اپنا لباس رست کر رہا ہوتا ہے، اپنے مفلر دوبارہ باندر رہا ہوتا ہے، اسکے جوتوں کی نوک اپنا رخ بدل لیتی ہیں اور اب وہ زیادہ تیزی سے اپنا چہرہ اثبات میں ہلا رہا ہوتا ہے۔ غیر ارادی طور پر وہ اپنے تعیں آپکو تمام اشارے دے چکا ہوتا ہے، کہ اب وہ جانے کو تیاری پکڑ رہا ہے۔

وہ نہیں جانتی تیمور سب کے لیے ہی ایسے اقدام لیتا ہے اوہ مہر کو کسی قسم کا اسپیشل ٹریٹ منٹ دے رہا ہے۔ مہر نے تیمور کی جانب دیکھا۔۔۔

کبھی کبھار آپ کسی کو دیکھتے ہو اور ایک عجیب خواہش کرتے ہو۔ کہ کاش آپ سامنے والے کی چاہت ہوتے۔

مہر نے بھی اس لمحے میں کچھ ایسی خواہش کی تھی، ٹکٹکی باندھے تیمور کو دیکھتے۔

وہ ایک عجیب خواہش تھی۔

پر اگلے ہی لمحے اسے تیمور سے آگے اور تیمور سے پہلے بہت کچھ دکھا تھا۔

سب سے بڑھ کر یہ امر کے مہر کے پاس دینے کو کچھ نہیں تھا۔کچھ لوگوں کی محبت بہت جلد کہیں خشک ہو جاتی ہے، مر جاتی ہے، ختم ہو جاتی ہے. کہیں بہت نیچے دب جاتی ہے.اور جیسا کہ مہر ہمیشہ سے جانتی ہے۔وہ چاہت کی خواہش کیوں کرے گی جب وہ چاہت دے نہیں سکتی۔

وہ مسکرا دی۔

تیمور کی آنکھیں پھیلیں، وہاں حیرت کا ایک بہت بڑا تاثر تھا۔تیمور نے کچھ کہنے کو لب وا کیئے۔۔

"تیمور میں ابھی تھکی ہوئی ہوں، ابھی شاید میں کچھ اچھا نا بول سکوں۔"

، تیمور کے لب واپس آن ملے۔وہ بس اثبات میں سر ہلا گیا۔اور چہرہ سیدھا کر کے بیٹھ گیا۔

اب کہ وہ دونوں ہی سامنے کھڑکی پار اترتی نارنجی شام کو دیکھ رہے تھے۔

وہ ابھی نہیں کہے گا، ابھی انکے پاس بہت وقت ہے۔۔ابھی مہر اپنی روٹین میں واپس آجائے وہ پھر مہر سے تسلی سے بات کرے گا۔ابھی تو تیمور نے اپنا خواب بُننا شروع کیا ہے۔وہ انتظار کر سکتا ہے، تیمور انتظار کرنے کا ماہر ہے۔اس کے دل میں ابھی کچھ جلنا شروع ہوا تھا۔

وہ نہیں کہے گی کیونکہ وہ جانتی ہے انکے پاس بلکل وقت نہیں۔نا ہی کوئی مستقبل۔سو بس یہ چند لمحے کسی خواب میں جی لینے کو کافی ہیں۔سو ڈھلتی نارنجی شاموں میں سے اگر ایک نارنجی شام اسے کسی کے ساتھ دیکھنے کا موقع ملا ہے، تو یہ بھی مہر کے لیے بہت ہے۔

وہ اسکی اس ہسپتال میں آخری شاموں میں سے ایک شام تھی۔

مہر اگلے ہفتے امی کے ساتھ اسلام آباد جارہی ہے، وہاں وہ ماموں کی طرف رہیں گے امی کی بہترین فیزیو تھیریپی کے لیے۔اس کے دل میں کچھ جلتے ہی فوراً بُجھ گیا تھا۔

مہر کو ایک عادت تھی۔

چلے جانے کی۔

خاموشی سے۔۔بنا بتائے۔۔۔دوسروں کی زندگی سے غائب ہو جانے کی۔

Clubb of Quality Content

تنہائی انسان کے ساتھ کچھ کر دیتی ہے۔ تنہائی کے سائے میں خوف کا معدہ بھرتا ہے، اور دل وہ فاصلہ طے کر جاتا ہے جو حقیقت میں سرے سے وجود ہی نہیں رکھتے

وہ اپنے اگلے دو سیمسٹر فریز کروانے والی تھی۔ لیکن اس نے کسی کو نہیں بتایا تھا۔ اسے کسی سے کسی قسم کی الوداعی ملاقات نہیں کرنی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

باب نمبر ٦

آج ہفتہ تھا۔مائدہ اور عدیل کو گئے آج دوسرا دن تھا۔

مہر نے آج کا دن قدرے سست سا گزارا تھا۔ باہر اب دن ڈھل چکا تھا۔

"مہر میں لال والا سوئٹر تو بھول ہی گئی لے جانا،اور اب عدیل سخت ناراض ہو رہے ہیں،ایک تو خود ہی جلدی مچا دیتے ہیں اور پھر غصہ بھی مجھ ہی پر نکال رہے ہیں۔"

کال پر وہ مائدہ تھی،

"اچھا ہاں مہر، تم نے سارا کو رہنے کے لیے بلا لیا تھا نا،عدیل دو دفعہ مجھ سے پوچھ چکے ہیں۔ میں نے کہہ دیا کہ ہاں مہر نے اپنی دوست کو بلا لیا ہے اور ابھی وہ اکیلی نہیں ہے۔۔۔اب تم بلا لینا یاد سے ورنہ عدیل پھر بعد میں غصہ ہوں گے۔"

"ہاں ہاں میں نے بلا لیا ہے،وہ رات رکنے آئے گی ادھر۔"

مہر نے نہایت مہارت سے جھوٹ بولا تھا۔

کل چونکہ اتوار تھا سو مہر کی شام بھی سست تھی۔ لاونج میں بیٹھی اپنی دھلی خشک لانڈری تہہ کرتی ایک کان اور کندھے کے درمیان فون ٹکائے وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے مائدہ کی باتیں سن رہی تھی جو کہ ٹرپ کے حوالہ جات سے ہوتی اب عدیل کی شکایتوں میں بدل چکی تھی۔

مہر سنتی جاتی اور بس ہنستی جاتی۔

مائدہ کی جانب سے کنکشن میں خلل آنے لگا اور آواز کٹنے لگی، جب بلکل قابلِ فہم نا رہی تو پھر مہر نے کال کی نشست یہیں ختم کرنے میں ہی عافیت جانی اور الودع کرتی کال کاٹ دی۔

فون صوفے پر پھینکا، سامنے ٹی وی پر چلتی سیریز میں دھیان جا اٹکا، ساتھ ساتھ دماغ میں ڈنر کے بارے میں سوچنے لگی۔

ثمن کب سے اس سے دوبارہ ملنے کی ضد کر رہی تھی، مہر نے فلحال اسے سو بہانے بنا کر ٹال دیا تھا۔

مسکراتی وہ سامنے اسکرین پر بھاگتے مناظر دیکھ رہی تھی جب ایک اسکے گھر کے داخلی دروازے کی بیل بجی۔

مہر اٹھ کر ٹیرس تک آئی تھی، ایک نگاہ باہر ڈالی، وہاں سامنے سڑک خالی تھی۔

Clubb of Quality Content

ناجانے اسے بچوں کی اُن شرارتوں کی وجہ سے اور کتنی شکایات درج کروانی پڑیں گیں۔

کوستی واپس لاونج میں آئِی۔ گزرتے گزرتے وہ رکی

پلٹی،

آنکھ کے کنارے پر اسے وہاں دروازے کے باہر کوئی ہیولہ دیکھائی دیا تھا لیکن اب وہاں کچھ

نہیں تھا۔

مہر نے احساس جھٹکا اور واپس اپنی جگہ آن بیٹھی جہاں وہ لانڈری فولڈ کر رہی تھی۔

کوئی تعاقب کار اب مزید اس کے پیچھے نہیں پڑا تھا۔ سو کسی قسم کے خوف کی ضرورت نہیں

تھی۔ سارا کو بلانے سے بھی اسی لیے گریز کیا گیا تھا۔

فون پر میسج کی بپ ہوئی، مہر نے ذرا کو سر اونچا کر کے اسکرین پر لکھا نام پڑھنا چاہا،

وہ ثمن کا میسج تھا۔۔۔ ثمن بھی ضد میں اپنے نام کی ایک تھی اتنا تو مہر جانتی تھی۔۔۔ ہاتھ میں

پکڑا کپڑا واپس زمین پر رکھ، خالی ہاتھ فون کی جانب بڑھا اور

کلِک۔

ایک کلک کی آواز مہر کے کانوں سے ٹکرائی۔

سانس تھمی،

وہ اس کلک کی آواز کو پہچانتی تھی۔

وہ اسکے لاونج کے دروازے کے ان لاک ہونے کی کلک تھی۔

پر پورشن کے اندر تو صرف مہر تھی، اور باہر سے کوئی کیسے لاک انلاک کر سکتا تھا؟

اگلے ہی لمحے مہر کے پورے وجود میں ایک سنسنی سی دوڑی۔

حساس لوگوں کو اپنی حساسیات کو اپنی طاقت بنانا چاہیئے۔

اب دروازہ آہستگی سے کھولنے کی آواز پورے لاونج میں گونجی تھی۔

اسے جھٹلانا کبھی ان کے حق میں بہتر نہیں جاتا۔

مہر زمین سے ٹیک چھوڑتی اپنے قدموں پر آئی تھی، تمام اعصاب نے مل کر پیچھے کی جانب بھاگنے کی کوشش

لیکن وہ وہیں جم گئے تھے۔

اس نے فوراً فون اٹھایا اور پولیس کا نمبر ڈائل کرنے کے لیے انگلیاں اسکرین پر پھسلائیں... پر ہاتھ کانپ رہے تھے۔

"کھرررررچ"!

ایک تیز چیرتی سی بھاری دھاتی آواز،

مہر کو لگا جیسے اس آواز نے اُس کے وجود کو عین درمیان سے چیرا ہو۔

مہر نے سامنے موجود فش باول کو ہاتھ ڈالا تھا۔ سب سے قریب اِس وقت وہی ایک چیز تھی۔

ہاتھ سے فون پھسلتا نیچے جان گرا۔ سانس حلق میں اٹک گئی۔ خوف نے پورے جسم پر گرفت جمالی۔

وہ سیاہ ہیولہ اب مکمل لاونج کے دروزے سے اندر تھا۔

مہر نے پوری قوت سے فش باول ایک ہاتھ سے گھسیٹا اور دروازے کی جانب پھینکا۔

وہ کانچ کا گولہ اس ہیولے کے چہرے پر جا کر ٹوٹا تھا، کانچ چاروں جانب بکھرا، آدھا پانی مہر کا وجود گیلا کر گیا اور باقی کا لاونج کی زمین پر پھیل گیا، اور گولے میں رہتی وہ ننھی جان عین اس سیاہ ہیولے کے پیر کے نزدیک گری تھی،

جسے اس نے لڑکھڑاہٹ کے دوران اپنے پیر تلے روندھ دیا۔۔۔

وہ مچھلی اپنی تنہا مصروف زندگی میں نہایت خاموشی سے مر چکی تھی۔

سیاہ ہیولے نے اپنا چہرہ تھاما تھا، وہاں خون تھا۔۔۔ دوسرے ہاتھ سے جلدی جلدی اپنی پینٹ کی جیب میں ہاتھ مارتا کچھ تلاش رہا تھا۔ اسکا انداز ہذیانی تھا، اسے کوئی عجلت تھی۔۔

مہر قدم قدم پیچھے جاتی رہی جب وہ کچن کی دیوار سے جالگی۔ کیا وہ چور تھا، یا تعاقب کار۔۔۔؟ پھلوں کے ٹوکری میں لگی چھری اس کے بازو کی دوری پر تھی، 'مہر نے بازو لمبا کیا اور تب ہی پولیس سائرن کی چنگھاڑتی آواز عین اسکے گھر کے سامنے آکر رکی تھی۔

وہ ہذیانی وجود اپنی تلاش کے درمیان ساکت ہوا۔

فوراً مہر کی جانب دیکھا۔ اسکے چہرے پر چڑھایا گیا وہ سیاہ ماسک گیلا ہو کر ایک طرف سے اتر رہا تھا، پر اسے اس کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔ وہ ایک قدم آگے آیا۔۔ ہاتھ مہر کی جانب بڑھایا ۔۔۔ پر فاصلہ بہت زیادہ تھا، اسے کچھ کہنا تھا۔۔۔ وہ مہر کو چھو نہیں سکتا تھا اور اب نیچے پولیس کسی بھی آن اندر داخل ہونے کو تھی سو وہ پلٹا۔۔۔ مہر کے ٹیرس کی جانب بھاگا اور کسی ماہر کی طرح پھلانگتا درخت پر سے ہوتا دوسرے گھر کے طرف اتر گیا۔

مہر وہیں دیوار سے لگے لگے زمین پر بیٹھتی چلی گئی،

وجود سے چپکے گیلے لباس تلے سینے مین اٹکا سانس بہت کھینچ کر لینا پڑا۔

پھر ایک ساتھ تین سیاہ وردیاں وہاں داخل ہوئی تھیں۔۔مہر کی نظر دھندلا رہی تھی۔۔۔وہ حواس قائم رکھنا چاہتی تھی۔۔وہ وہاں اکیلی ہے۔۔۔وہ پورے گھر میں اکیلی ہے۔۔۔

ہر سانس کے ساتھ اس کے سینے میں بہت تیز ٹیس اٹھ رہی تھی۔۔۔اسے پولیس کو بیان دینا ہے۔۔۔مائدہ۔۔ہاں مائدہ گھر پر نہیں ہے وہ محفوظ ہے۔۔۔۔گم ہوتے حواس کے ساتھ اسے اپنی ساری ذمہ داریاں ازبر تھیں۔۔۔۔سانس خود بخود مدھم پڑتا جارہا تھا۔

ان سیاہ وردیوں میں سے ایک بنا وردی والا وجود اسکی جانب آیا۔کیا وہ موت کا فرشتہ تھا؟

مہر کا سر اور پھر پورا وجود ایک جانب کو ڈھلک گیا،اسکی کی جانب آتا وہ وجود مہر کی جانب لپکا۔اس سے بھی پہلے اسکا ہاتھ لپکا تھا۔پر فاصلہ زیادہ تھا،مہر نے اپنے آخری حواس میں اپنا سر زمین سے ٹکراتا محسوس کیا تھا۔

تو موت ایسی ہوتی ہے۔

وہ سب سمجھ رہے تھے کہ تیمور عالم کیا چاہتا ہے،پر وہ سب اس کے نتائج سے مکمل آنکھیں چرا گئے تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"سب سے پہلے ہم وکٹم کو اس بات کی یقین دہانی کروائیں گے کے وہ اب محفوظ ہے، اور کوئی تعاقب کار اسکا پیچھا نہیں کر رہا۔ تاکہ وہ اپنے guards down کر سکے۔

تعاقب کار وکٹم کے جتنا ہو سکے قریب آنے کی کوشش کرے گا، لیکن وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

یقینی صورت حال، وکٹم کے گھر میں گھسنا ہو گا۔۔۔ اور یوں ہم تعاقب کار کے کسی بھی ظاہری ثبوت تک پہنچے گی۔"

جاری ہے

Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842